حرفِ اوّل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نصابِ تعلیم میں تبدیلی ــــ اصل مسئلہ

نصاب تعلیم میں تبدیلی کا ایشو اگرچہ عوامی سطح پر فی الوقت کچھ دب سا گیا ہے لیکن فی الحقیقت یہ معاملہ بہت گہرا بھی ہے اور دوررس نتائج کا حامل بھی ــــ نصاب تعلیم میں ہمہ جہت تبدیلی کا یہ منصوبہ دراصل پاکستان کی جڑوں پر تیشہ چلانے کے مترادف ہے۔ کون نہیں جانتا کہ پاکستان کی بنیاد بھی اسلام ہے اور منزل بھی اسلام ہے۔ مصورِ پاکستان اور معمارِ پاکستان دونوں کے نزدیک قیام پاکستان کی جدوجہد کا ہدف ایک حقیقی فلاحی جمہوری اسلامی ریاست کا قیام تھا۔ قائداعظم سے جب بھی یہ سوال کیا گیا کہ پاکستان کا دستور کیا ہوگا تو انہوں نے ہمیشہ یہ فرمایا کہ ہمارا دستور قرآن ہے۔

لیکن موجودہ حکومت دانستہ یا نادانستہ طور پر عالمی اسلام دشمن طاقتوں کی آلہ کار بن کر پاکستان کے اسلامی تشخص کو مٹانے کے درپے ہے۔ چنانچہ نصاب تعلیم میں تبدیلی کے ضمن میں سفارشات پر مبنی جو رپورٹ حکومتی سطح پر زیرغور ہے اس میں قومی ہدف (National Goal) کا تعین جن الفاظ میں کیا گیا ہے وہ واضح طور پر اس بات کی چغلی کھاتے ہیں کہ نصاب تعلیم میں تبدیلی کے ذریعے دراصل پاکستان کے اسلامی تشخص کو مٹانا پیش نظر ہے۔ رپورٹ کے مطابق ہمارا قومی ہدف ''ایک ترقی پسند' اعتدال پسند' جمہوری پاکستان'' کا قیام ہے' حالانکہ معمار پاکستان ہمیشہ ''ایک فلاحی جمہوری اسلامی ریاست'' کے قیام کی بات کرتے رہے۔ ویسے بھی دوقومی نظریہ کی بنیاد پر تحریک پاکستان کا چلنا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے جس کی بنیاد ہمارا مذہب یعنی اسلام ہے ــــ ہمارے دشمن خوب جانتے ہیں کہ اس ملک کا وجود ختم کرنے کے لئے اس کی نظریاتی اساس کی جڑیں کھودنا ضروری ہے۔ اسی لئے ان کا دباؤ ہے کہ یہاں نصاب تعلیم کو ازسرنو مرتب کیا جائے' جس کا مقصد صرف یہ ہے کہ نصاب تعلیم سے اسلامی روح کو یکسر نکال پھینکا جائے۔ یہ ہماری بدنصیبی ہے کہ ہمارے حکمران پاکستان کی نظریاتی جڑیں کھودنے کے اس عمل میں پاکستان کے دشمنوں کے ہمنوا بن گئے ہیں۔

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ پاکستان کی منزل اگرچہ پہلے دن سے معین تھی لیکن ملک کے مقتدر طبقات نے ہمیشہ مجرمانہ غفلت کا ثبوت دیتے ہوئے پاکستان کی نظریاتی بنیادوں کو مستحکم کرنے اور پاکستان کی منزل یعنی اسلام کے مطابق نصاب تعلیم کو مرتب کرنے میں نااہلی اور تساہل کا ثبوت دیا۔ گزشتہ نصف صدی سے ملک میں تین چار قسم کے نظام تعلیم رائج ہیں۔ جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ ہمارے سامنے کوئی قومی ہدف ہے نہ کوئی منزل۔ ہماری سیاسی ابتری' معاشی بدحالی اور قومی خلفشار کا ایک بڑا سبب یہ ہے کہ ہم نے اپنی منزل کی طرف فیصلہ کن انداز میں پیش رفت کرنے کی بجائے ملک کی نظریاتی بنیادوں کو کمزور سے کمزور تر کرنے والے اقدامات کئے' جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج آزادی کی دولت ہمارے ہاتھوں سے پھسل رہی ہے اور ہم ہر معاملے میں امریکی ڈکٹیشن کے پابند ہیں۔ ہمارا قومی بجٹ تو پہلے ہی آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک تشکیل دیا کرتے تھے' اب نصاب تعلیم بھی ''امریکی ہدایات'' کی روشنی میں ترتیب دینے کا فیصلہ کرلیا گیا ہے۔ گویا ہم اپنی آزادی

(باقی صفحہ 26 پر)